34718- مسلمانوں کی عمومی مصلحت کے حصول میں مجبورا کسی برائی کے ارتکاب کی اہم اور دقیق شروط

سوال

میں ایک کمپنی میں ملازم ہوں، بعض اوقات کمپنی ہمیں ہمارے فن میں مہارت اور ترقی حاصل کرنے کے لیے ٹریننگ کورس کرواتی ہے تاکہ وظیفہ مل سکے، لیکن ان کورسوں میں ہمیں ایسی ویڈیو کسیٹیں دکھائی جاتی ہیں جن میں موسیقی اور بعض اوقات عورتوں کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے.

یہ علم میں رہے کہ یہ کورس ہمارے لیے بہت اہم ہیں، اور اگر ہم یہ کورس نہیں کرینگے تو ان کورسوں میں بدعتی لوگ شامل ہونگے جو سنت کو ناپسند کرتے ہیں، اور اہل سنت سے لڑتے ہیں، یہ لوگ ہمارے ساتھ کام کرتے ہیں، تو اس طرح ہم سے وہ ترقی کر جائیں گے.

میرا سوال یہ ہے کہ:

اس طرح کے کورس میں جانے کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

یہ کورس منعقد
کروانے والے ذمہ داران کو وعظ و نصیحت کرنی چاہیے، اور ان کی راہنمائی کرنی چاہیے کہ ایسے وسائل سے مدد حاصل کریں جو مباح اور جائز ہوں، اور موسیقی اور عورتوں کی تصاویر سے خالی ہوں، اگر تو وہ نصیحت قبول کرتے ہوئے ایسا کرلیں تو الحمد للہ اچھی بات، اور اگر ایسا نہ ہو اور اس کمپنی میں اہل خیر و بھلائی کی موجودگی میں مسلمانوں کے لیے عام فائدہ اور ظاہری مصلحتیں ہوں، اور آپ لوگوں کا ان کورسوں میں جانا اور فن میں مہارت اور ترقی حاصل کرنا بدعتیوں اور منحرف فکر کے لوگوں کے لیے راستہ بند کرنے کا باعث ہو، اور تمہارا ان کورسوں میں صرف دنیاوی مال اور لالچ کی بنا پر نہ ہو، بلکہ صرف مسلمانوں کی عظیم مصلحت کی خاطر ہو تو ہوسکتا ہے اس وقت آپ کا ان کورسوں میں شامل ہونا مقبول ہو.

لیکن اس کے ساتھ ساتھ نظریں نیچی رکھنے
کو کوشش کرے، اور بغیر قصد کیے جو کچھ اس سے سرزد ہو اسے ناپسند کرے، اور اس کا مقصد موسیقی سننا نہ ہو، یہ اس لیے کہ دونوں نقصان دہ میں سے کم ضرر اور نقصان دہ چیز کے ارتکاب کرتے ہوئے، اس لیے کہ اہل خیر کے لیے اچھی اور بہتر پوسٹ اور ملازمت کا ہاتھ

سے نکل جانا، اور وہاں شریر اور فسادی قسم کے لوگوں کا براجمان ہوجانے میں بہت زیادہ خرابیاں ہیں، اسے دور اور ختم کرنے کی کوشش اور سعی کرنی چاہیے، اگرچہ اس سے کم فساد والی چیز کا ارتکاب ہی کیوں نہ لازم آتا ہو.

ہمارے علماء کرام نے اس سے ملتے جلتے
اور مشابہ مسئلہ میں دونوں ضرر اور نقصان میں سے زیادہ نقصان سے بچنے کے لیے کم نقصان والی چیز کا ارتکاب کرنے کے قاعدہ اور اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے فتوی بھی دیا ہے کہ :

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے
بعض عسکری سٹوڈنٹ نے فوج میں موسیقی اور ڈھول باجے کے متعلق سوال دریافت کیا تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

(جو بھائی موسیقی یا ڈھول باجے کو
ناپسند کرتے ہیں، وہ اپنی اس ناپسندیدگی پر اللہ تعالی کے ہاں اجر و ثواب کے مستحق ہیں، اگر تو وہ اسے ختم کرنے یا اس میں کمی کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں تو ان سے مطلوب بھی یہی ہے، اور اگر وہ اس روکنے یا اس میں کمی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو مصلحت کے مقابلہ میں اس چھوٹی سے خرابی کی بنا پر فوج میں شامل ہونے کے عظیم مقصد اور مصالح کو ترک نہیں کیا جا سکتا؛ کیونکہ انسان کو مصالح اور مفاسد یعنی خرابی اور اصلاح میں فرق اور موازنہ کرنا چاہیے، اور پھر جب اہل خیر اور بھلائی چاہنے والے لوگ معصیت اور نافرمانی کی بنا پر اس طرح کے کام ترک کر دیں، تو یہ کام اہل شر اور برے لوگوں کے لیے بچ رہیں گے.

اور پھر فوج کی خطرناکی کا تو آپ کو
علم ہی ہے، کہ اگر فوج میں اچھے لوگ نہ ہوں تو کیا خرابیاں ہونگی، میں اس کی مثالیں بیان کرنے میں کوئی تعیین نہیں کرنا چاہتا کہ جب فوج میں برے اور شریر لوگ شامل ہو کر بڑے بڑے منصب اور عہدوں پر پہنچے تو پھر کیا ہو؟ اتنا فساد اور شر پھیلا جسے اللہ تعالی ہی جانتا ہے.

لھذا میں اپنے بھائیوں کو اور خاص کر
دین کا التزام کرنے والوں کو فوج میں شامل ہونے کی تلقین کرتا اور ابھارتا ہوں، اور انہیں چاہیے کہ فوج میں جتنی بھی ممکن ہو اصلاح کی کوشش کریں اور خرابیاں دور کریں،

اور یہ خرابی یعنی موسیقی اور گانا بجانا، اور ڈھول باجے میرے نزدیک بلاشبہ خرابی اور فساد ہی ہے، اگرچہ اس میں اختلاف ہے، جس کا کچھ دیر قبل اشارہ بھی کیا گیا ہے.

لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ :

یہ خرابی بہت بڑی اور عظیم بھلائی کے
پہلو میں ڈوبی ہوئی ہے کہ (اس طرح) فوج کی قیادت دینی اور مصلح لوگوں کے ہاتھ میں آئے گی) انتہی

ماخوذاز : لقاءات الباب المفتوح (1
/102) سوال نمبر (168).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے
جب لینگویج کالج کی قسم الاعلام میں لیکچر دیا تو ان سے سوال کیا گیا :

بعض اوقات ایک مسلمان صحافی کو بعض
ایسے پروگراموں اور فنکشنوں میں بیٹھنا پڑتا ہے جہاں موسیقی ہوتی ہے، اور بعض غلط قسم کی اشیاء کا مشاہدہ بھی کرنا پڑتا ہے، تاکہ وہ معاشرے کے لیے اس کے نقصانات اور ضرر بیان کر سکے، تو کیا وہ گنہگار ہو گا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اگر تو اس سے عام اصلاح مراد ہو نہ
کہ اپنا دل بہلانا، اور اس میں حاضر ہونے کا مقصد شر اور برائی سے لوگوں کو آگاہ کرنا اور بچانا ہو تو اس مقصد کی بنا پر وہ اس جگہ یا اس معاشرے میں داخل ہو جہاں قابل مذمت اشیاء اور کام پائے جاتے ہوں تاکہ وہ اس شر کی پہچان کرے اور اصلاح کے مقصد سے اس کے عیوب اور نقائص بیان کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر وہ دل بہلانے یا پھر برائی
کے لیے جائے تو پھر نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو
ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں حتی کہ وہ

کسی اور بات میں لگ جائیں}.الانعام (68).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"جو شخص اللہ تعالی اور یوم آخرت پر
ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب نوشی کی جارہی ہو"

جامع ترمذی شریف حدیث نمبر (2725).

تو اللہ تعالی اسے ان لوگوں میں سے
کردے گا جو عیب جوئی کرنے والوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور انہیں ایسا کرنے سے منع
نہیں کرتے . انتہی

ماخوذاز: فتاوی اسلامیۃ (368/4
).

واللہ اعلم .